نمبر فضل الٰہی اخبار نمبر ۳۳ جلد ۳۴

دہلی پنچ

۲۳-۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء

ایں‌جانب

چلا سشہ یارہ ۹ کی آمد ہے

آسمانی جاسوس دنجم ابھی پیشن گوئیاں کرنے کے لئے نوٹ بُک نا نوشت کے پھیر میں تھے کہ آج کی تاریخ ۲۳-۲۰ دسمبر ہی سے نو مہرجہیں بنانے کو تیار ہو گئے۔ اور آٹھ کی اٹھوالی گھٹوائی ہیں سو سالھا یا پینسٹھ دن کے بعد چھوٹے چھوڑنے کی تدبیریں کرنے لگے اور اس آٹھ کو اترا شہنہ مردک نام کے نام سے نامزد کرنے اور خوشیاں منانے لگے۔ اس کی پیروی کرنے کو بنگالی کالوں نے مہا بھارت کی لیلا کا نوٹ او تار کے بنگالہ کی اسٹیج پر دوبارہ دکھایا۔ کر دادوی واہ۔ مگر گورنمنٹ عالیہ نے ستر جون سلیم شاہی خورد نوش کے کی وہ پھیرا دی کہ سب کو ستر بستر کر کے چراغ پا کر دیا پھر بھی وہ ایسے بے ڈھب ڈھیٹ ہیں کہ چراغ جی کے وقت تھیٹر میں پیر بخش کا ہاتھ میں خنک لے چل کھڑے ہوتے کہ اندر چل کے آس پاس کہیں سوختہ میں ہو نہ سر پیٹ ڈھیر ہو جاتا مسجا کے ہوتے ہی اپنا کام کرا دھو جاتے ہیں۔ مگر خود بھی سب

کی گمشن کی ہو دم کا جلا نا گیا بھول

کے مصداق ہو جاتے ہیں۔ ان کے پیچھے مسلک بہادروں کی مجلس سالگرہوں کو قطرہ اشک بھی کسی خوف سے نہیں بہا سکتے۔ خواہ فصل شریف کی زمین کیسی ہی ہول جول کرتی رہے۔ یہ بھی ہے کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے۔ مگر کب تک۔ زمانہ تو ایسا آیا ہوا ہے کہ سو جیوں کا دسترخوان بچھے۔ وہ چاولوں کے کمر بند کی سیاست میں بھی پیوند لگانے کے قابل نہیں رہتا جو سے چلی گورڈ سے بیان میں آج کل است پینے کے پیسے بھی جتے دانا نہیں دیتا مجنوں کو دمین کی پاؤں مجھ سے نہیں دیتی۔ بیچکی پھر بیمار کے جانبازی کی چول میں بچھو ستے ہیں۔ تو چاولوں کا پیاسے بنی کی اپنی جان سے چھوں کی چھڑے ہوئے ہیں۔ سند رہیں مسلمان ہی کی سوگند بیچ تو یوں ہے کہ سارا جہاں اپنی جیب کو بدل گیا ہے مگر کچھوں بدل گیا۔ اس لئے کہ جا دلوں کی بے مروتی سے جنگل کی گھاس پھوس تک سوکھ ساکھ کے مجنوں کی جسم کی رگیں بن گئے۔ بیچارہ نان جلال بقرعید بن کے نظر آنے لگے آفتاب بھی چوہے کا شنبہ اذا اپنا ہوا اٹھا سینے بتاوں سے اچھے اچھے کھانے پینوں کی ٹوپیاں اوتار نیلوں میں داب بیٹے کی ٹھان لی تھی۔ مگر اب خدا خدا کر کے اکثر بھی اپنی پگڑی سنبھالتی دو بھر ہو گئی۔ کہ غلہ کی آمد بند ہوتی نظر آتی ہے۔ بے بہا دکی کھانے کھلاتے بہادوں کی ٹکڑوں میں دلی کے چاوڑی بازار کے کوٹھے۔ اور لاہور کی ہیرا منڈی کے مکان تاکنے لگے۔ اور نہیں تو منہ سر چھپانے کو تو قمیص یا دبک رہنے کو لحاف۔ تو شک، بجا جتنی دارتو بے بہانے مل جاتے مگر وہ رنڈی بشر ہیں۔ کب کسی سے دبے۔ اور کاٹ کھانے والی ہیں اپنی بنے بتاوں کی اشو دار پگڑی ہی کو اپنے جوبن کا غلاف بنانے کیلئے کھڑے ہو کر ہاتھ نہ پھیلانے لگیں۔ تو سٹیا ئیوں مجھی جو سس والا لہ۔ شیطان کی خالہ۔ بی نائکہ کا حوالہ۔ اس دست نگر الٰہ کا ہاتھ پھیلانا بھی بہانہ بنانے کو ستے ہے جی کے اندھیرے اور جانے میں اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مگر گرانی میں جبکہ رنڈیوں کو پیٹ کی بھی گرانی نہ ہو جان بیچ نظر آتا ہے۔ سستے کے میں دو جیب میں ہاتھ ڈالیں۔ اور دمہ محروموں میں۔ تو انکھوں سکھ کھو چاندک کا مصداق ہو جاتا ہے۔ مگر وہ دن جانے کے برسات کی کالی جمعرات کو آئیں گے۔ اگر یہی دریں سے اور اشتہا سے خوردنی کی ولایت کو ریل چل۔ تو یوں ہی کھایا جائے گا۔ کرسے

جا کر جو نہ آئے یار کا جیسے دیکھا
اگر جو نہ جائے وہ گرانی دیکھی

مگر خیر کچھ بھی ہو۔ ہم بھی جنوری کو بے شبہ بغیر نہ رہیں گے

آتے آتے۔ ابھی آتے ہیں صاحب۔

گو ہزار کوئی یہ کہے۔ کہ بنا نو دن چلا نو سو دن۔ مگر اس سشہ کو آنے تو دو۔

ایں‌جانب اس بھیجنے والے کے نو دن نام اس پہ پڑ کر پھونک دیجئے۔ بھی اپنے ناموں کی برکت سے گلی گلی کو نانے والا پھیرا ہی ہے۔ تو اب سشہ کو سہ

خلق وسیدہ وسطلب عاشق لقش نام سشہ
اسے ترکی میں مناذکر تو کی تمام سشہ را

پنچ

یاران ہم قالب

بیطرح ہو گئے ہیں یہ سامان اُنکے
اے تیر آہ توڑ دے تختے کو اُڑ کے

سنا بھی جا پڑا۔ مگر سو گم سا کہا۔ پہلے کسی ایڈیٹو میں ہم نے ایک مقدمہ سنگر جا کر مقتول جنکے بہائی وغیرہ بڑے بڑے معزز عہدہ جلیلی برگیڈ میجر وغیرہ کو ان کے ایک رشتہ دار نعید نے جو خود سنگار رہتا قتل کر ڈالا تھا مقدمہ چار برس سے زیر بحث تہا۔ آخر اجلاس عالیجاہ حضور انور سے قاتل کو پہانسی دینے کا اس جگہ حکم ہوا جہاں قتل واقع ہوا تہا۔ بیٹے پرگنہ جورہ میں مہتم پہانسی اپنا جملہ سامان چار روز پہلے لیکر پہونچے۔ انتظام کیا ۱۰ ۱/۲ بجے پہانسی دیا گیا اور مہتم وغیرہ واپس آئے۔ یہ بیچ ہے یا گپ ہے کہ مقام قتل گاہ پر قاتل چلایا کہ جو کرنا ہو وہ کرو میرا سردی کے مارے برا حال ہے۔ دم میں گرتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ ہم کو اس گپ میں تامل ہے۔ کیونکہ اندنوں تحصیلدار صاحب اور صوبہ صاحب ڈسٹرکٹ جج ضلع کا چارج انہیں کو ہے وہ ایسی غلطی نہیں کر سکتے۔ بہر حال ہم جورہ جاکر تحقیقات کرکے لکہیں گے۔

سنا گیا ہے کہ کئی رنڈیاں بہی ساتہ ہی اٹہائے۔ یا تو بقر تفریح اور پھر پھڑاتی اس کا دیکہنے گئی تہیں تماشہ۔ کوئی کہتی تہی مجھے گشت دھنش آتے آتے رہگیا۔ کوئی بولی اُس کا برا نہیں تہا۔ نہ سوتا تہا قدرتاً نرک مزاجوں کا مارے ہول کے عجب حال تہا۔ حلق سوکھ گیا۔ ہوش وحواس گم۔ عجیبطرح کا تلاطم۔ یار لوگوں نے نعرہ لگایا ۔

انگیا کے ٹکڑے کردئیے ہیں جسنے شتب لال دچڑیا کے پیچھے باز پڑا ہے جہاد کے

راقم مشتہر ما راز لشکر گوالیار

لطیفہ

ایک مریض کسی ڈاکٹر کے پاس گیا۔ نبض دکہائی۔ معالجہ نے نسخہ دیا کمپونڈر نے دوا دی۔ پہر چند روز بعد مریض سے دریافت کیا اتنے دن سے کہاں تہا۔ اس نے کہا جلاب لیا تہا۔ پوچھا کس نے دیا تہا۔ کہا۔ وہاں سے لاتا تہا۔ ڈاکٹر صاحب نے پرسکرپشن چہین کر پہاڑ کے پہینک دیا اور کہا ہم علاج نہیں کرتے۔ وہ بیچارہ روتا ہوا گہر آیا۔ قہہ۔ قہہ۔ ڈاکٹر صاحب کے گہر کی دوا تو تہی ہی نہیں پہر اسقدر جلوہ کیوں قہ قہ۔

راقم مشتہر ما راز لشکر گوالیار

چانڈو خانہ کی گپ شپ

"ہم کو ایک ڈبل معشوق کی ضرورت ہے"

کیوں بہئی ڈبل معشوق کیسا۔ کیا جس سے دو کام نکل سکیں۔ ہاں بہئی تو کیا۔ بلکہ چاہے کچھ نکل سکیں۔ تو ہاں کہو کہ ڈبل در ڈبل معشوق کی ضرورت ہے بس بس یار تم نے خوب کہا۔ ایسا ہی چاہئے۔ مگر یہ لطف تو جب ہے کہ جناب گہر بیٹھے ہیں اور تم کوشش کرکے ڈہونڈ نکالو۔ پہر دیکہنا کہ جناب وہ بچے دار دعا دیتے ہیں۔ کہ فوراً سے پیشتر تم عدم آباد پہونچو کے جہنم میں اسے تو جنت میں داخل ہو جہٹ پٹ ایک سوٹی کمازی حور سے ہم آغوش ہو جاؤ۔ بس بس جناب معاف فرمائیے۔ دعا سے پہلے ہی آپ نے عدم آباد پہونچا دیا۔ خدا جانے آپ دعا میں کہاں پہونچاوینگے اجی جناب پہونچا کہاں دیجئے۔ صراط المستقیم سے تحت الثریٰ تک خیر جناب آپ یہ تو بتائیے کہ آپ ڈبل در ڈبل معشوق سے کریں گے کیا اور ہاں یہ بہی تو فرمائیے۔ کہ کون کون سی خوبی اس میں ہونی چاہئے واہ جی تم ہمیں سے چال چلنے آئے ہو کہ ہم دونوں باتیں بتا دیں تو جہٹ پٹ آپ اپنا مطلب گانٹھ لیں اور ہم یاس کے عاق رہ جائیں ارے لاحول ولا قوۃ آپ بہی مزے کے پرانے مولوی ہیں۔ آپ یہ خیال سے کہہ ڈالئے۔ پہلے ہیں بس ہی تو ہوں۔

اجی جناب ہم کو بالکل کہا فرہی ہی خیال ہے کہ پہلے یہ اقرار کرلے کہ اگر پائیں گے۔ تو ہمیں کو دیجئے۔ تب ہم بتائیں ورنہ آپ جاکر کہیں سو رکہائیے۔ بدولت خود نالک ستوباد ملک کے ڈہونڈ ہے لیں گے اور نہیں تو کسی زنانے اخبار میں تلاش یار کا مضمون بہیج دیں گے

بس خواہ مخواہ کوئی ذکر کی معشوق رہا نہیں ہے ہیہم۔ مجھ پر نہیں۔ تو میری تحریر پر عاشق ہو جائیگی۔ جلتی جلتی ہوئی تہاری اسامی بہی نہ بچے۔

نہیں حضرت آپ فرمائیے تو ڈہونڈہ نکالنا ہمارا کام ہے۔ حتم

سے جو حیثیت ہی بڑھ کر ہیں۔

تو جناب بیٹھے ہیں۔ ذرا آپ کی تعریف کروں پھر کہوں۔ واقعی آپ بھی بڑے نیک نیت آدمی ہیں۔ حاتم کی سخاوت آپ کے اس نیک ارادہ پر ٹوٹ گئی ہوگی۔ اب لیجئے سنیئے۔

اول تو کم سے کم ڈیل ڈول اتنا ہو جس کے نیچے آنجناب مع جیب جائیں۔

دوسرے اس کا شکم ایسا کہے کہ ایک مسند کے برابر سڈول بھی ہو۔ اور رنگ ازہر۔ تیسرے چال بھی بہت مستانہ ہو۔ چوتھے جس جا بھی بدن پر گوشت موجود ہو۔ پانچویں کم سے کم ہو سکے پنج الفاظ کی لٹیں ہوں۔ چھٹے جو ایک حسین عورت میں باتیں ہونی چاہئیں۔ وہ سب اس میں موجود ہوں۔ اخاہ حضرت آپ کی تو بہت سی قیود ہیں۔ اور اگر کوئی ان میں سے نہ ہو تو پھر وہ ہمارے کام کی نہیں اچھا آپ یہ تو فرمایئے کہ ان باتوں سے کون کونسا کام نکالنا ہے۔ کبھی یوں نہ بتا سکیں گے۔ ایک دفعہ وعدہ کرو تو پھر۔ لو یار پھر وعدہ کرتا ہوں۔ تو حضرت وضو کر کے باادب بیٹھ جائیے۔ اور نہایت خضوع و خشوع سے سنیئے کیونکہ یہ کوئی مذاق یا دل لگی نہیں۔ خیر آپ فرمایئے تو سہی۔ لیجئے۔ پہلی قید تو آپ بھی جانتے ہیں کہ جاڑا آجکل کس حد کا ہے۔ قحط زدہ بدن پھر اس پر سردی۔ اس سے حبابی صاحبہ آنجناب کو سخت دھکے دیں گی۔ تو بایں وقت سردی سے بچ جائیں گے۔ اور لحاف کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ اہاہا۔ بات تو بھی سچی ہے۔ تعریف کرتا ہوں میں آپ کے دماغ کی خیر فرمایئے۔ دوسری شرط اس لئے ہے کہ اگر اس طرح اس کا پیٹ نرم اور گدگدا ہوگا۔ تو کبھی سر کے نیچے دھر لیں گے اور کبھی رانوں کے نیچے دبا لیں گے۔ کبھی اس پر لیٹ رہیں گے۔ اس طرح تکیہ وغیرہ کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ واہ واہ ماشاء اللہ چشم بددور۔ اسے تو بہ بڑے مزے کی بات نکالی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ اچھا تیسری بتلایئے۔ تیسری اس لئے کہ بکسی پاؤں پر کون تلاش کرے اس کی چال دیکھا کریں گے۔ اور اگر ضرورت ہو تو سوار ہو کے چال سے وہاں بھی پہنچ جائیں۔ قہ قہ قہ۔ یار بڑی معقول بات نکالی۔ چوتھی شرط اس لئے کہ قحط کی وجہ سے بالکل پیٹ خالی ہو رہا ہے

کاش اگر اس قحط منحوس کا زور ہوا۔ تو گوشت سے یہ فائدہ ہوگا کہ اس کا گوشت سیخوں پر چڑھا لیں گے لیئے سال بھر تک کباب کا کام چلے گا بھئی واہ بڑے دور کی سوجی۔ سچ ہے پیٹ خالی۔ ایمان خالی۔ اور پانچویں شرط شرط نہیں۔ بلکہ حفظ ماتقدم کا پہلا مسئلہ ہے۔ یعنی جب وہ آنجناب سے الگ سویا کرے گی۔ تو شاید کہیں بھاگ نہ جائے۔ اس لئے اس کے لٹوں کو آنجناب اپنے کمر بند میں کس کے باندھ لیا کریں گے۔ تاکہ وہ بے سوا چھوڑ کر رفوچکر نہ ہو جائے۔ بس بڑی لٹوں سے یہی فائدہ ہوگا۔ واہ واہ بہت خوب۔ واقعی اگر وہ کہیں فرار ہو جاتی۔ تو آپ کیا کرتے۔ اب تو لٹیں آپ کے ہاتھ میں رہیں گی اور جناب چھٹی شرط بتایئے بھئی اس میں تو سرور کی ضرورت ہے وہ آپ بھی سمجھ جایئے کہ معشوق کیا شہد لگا کے چاٹا جاتا ہے۔ اس کو پیار کریں گے۔ کبھی کبھی گود میں اٹھا کے کھلائیں گے۔ کاندھے پر بٹھائیں گے۔ غرض سب کچھ کریں گے۔ اور ہاں بھئی اس کو نازک بدن بھی ہونا چاہیئے۔ کیوں بھئی سنا۔ ہاں ہاں سن لیا۔ مگر ایسا ہمہ صفت موصوف معشوق تو کبھی ملے گا نہیں۔ اور اگر ملا بھی تو پہلے ہی دن تمہارا کام تمام ہو جائے گا۔ ہیں اچھا اس میں جان کا خطرہ ہے ہاں اور کیا۔ وہ کس طرح۔ کس طرح۔ پہلے ایک قصہ سن لو پھر بتاؤں گا۔

ایک حضرت بہت لاغر اندام تھے۔ مگر تھے بڑی چلبلی طبیعت والے جب سردی نے آکر گرمی دکھائی۔ تو میاں کو بھی آپ کی طرح سے معشوق کی دھن سوار ہوئی۔ اور جھٹ سے ایک رنڈی کے کوٹھے پر جا دھمکے۔ یہ تھے لاغر اندام۔ اور بی صاحبہ تھیں الفربہ۔ جیسی تم تلاش کرتے ہو جنہیں چاہ میں۔ اتفاقیہ بی صاحبہ نے اپنی ایک ٹانگ پہاڑ کے ٹکڑے کی طرح اٹھا کے میاں کے شکم پر رکھ دی۔ اب تو میاں کا دم رکنے لگا۔ مگر تھے چونکہ تیز طبع فرمانے لگے۔ بی صاحبہ جان نکلنی ہی چاہت۔ بی صاحبہ نے فرمایا۔ موت ہی اچھی۔ پھر آپ کیا جلدی سے فرماتے ہیں تو دوسری ٹانگ بھی میرے شکم پر اٹھا کے رکھ دیجئے تاکہ میں نزع کی تکلیف سے چھوٹوں۔ بی صاحبہ نے تعجب ہو کے ٹانگ سرکا لی سنی بی میاں الفربہ معشوق کی کہانی۔ ارے بھائی خدا تمہارا بھلا کرے کہ تم نے مجھے مطلع کیا۔ ورنہ بی صاحبہ تو مجھے ہضم ہی کر جاتیں۔ وہ حضرت

جلدی سے بتائیے کیا ڈبل رو ڈبل مشرق تلاش کر دوں - او ہو خفا ہو گئے - کہیں بھی ہو اب مشرق تو تمہارے بہت کام کا ہو گا - ڈمپو نلام و مالی - او ہو خفا ہو گئے ۔

ارے یار آخر بات کی کیا تدبیر کرو گے - سفتے میں جاں نکلے گا - بولا میں ہوں بھائی خدا کے واسطے کہیں ایسا غضب نہ کرنا - قسمیں اپنی بیوی کے سر کی قسم نام حسن کے میری جان ہوا ہوتی جاتی ہے - ملتان بیٹھے بیٹھے میں سال کہیں نا تجربہ کار سے پالا پڑ جاتا تو مفت جان جاتی خدا تمہارا بھلا کرے کیسے بچا دیا ؎

راہ پر آ گئے نہ تھے وہ کر دو دستانہ چپ تھا
مجھ کو سودا نہ ہوا تھا جو دوستانہ چپ تھا

دونوں چانڈ یا ز یہاں تک چہ میگوئیاں کر کے پھپھیاں اڑانے لگے - اب ہم بھی اپنا قلم رکھ دیتے ہیں ؎
المرسلہ قمر - گڑھ گنگستان - سہری - ضلع اعظم گڈھ

خیالی مضمون پٹخے

ڈالی گنج کے ایک صاحب بہادر نے ایک بیچارے ریل والے کو دو ہنٹر لگائے کہ غریب دم بدم زہر مر گیا - جس کے عوض میں آپ کی سزا کیا ہوئی کہ اسی ضلع میں آنریری مجسٹریٹ کر دئے گئے - اگر ایک سزا اسی قسم کی ان سے اور سرزد ہو جائے - تو وہیں ڈپٹی مجسٹریٹ ہو جائیں ؎

سہسرام کے سب ڈویژنل افسر بابو برج منہن سہا نے بوجہ علالت دو ماہ کی رخصت پر گئے صاحب بہادر کی روانگی کے موقع پر لوگوں نے دعوتیں دیں - قصیدے پڑھے گئے جس سے قول بے شک وہ ہر حالت میں تھے - افسوس ہے کہ مولوی بذل الکریم صاحب کی روانگی کے وقت بہاریوں نے نہ تو ایک دعوت کی اور نہ ایک سہرا پڑھ سے اُن کا دل خوش کیا - وہ بھی تو بڑے پر ہیز گار افسر تھے ؎

حیدرآباد والے بہری ہو گئے - دلی والے بہی ناچنے لگے - اور سہسرام میں پھونک کر سے ایک فقرہ بانی ہمیں ستا رہے - سلام ہمارا دیکھئے - اس شہر

کے کنوؤں کو دیکھئے پانی کے عوض صرف نام سائیں کا ہے - بعض محلہ میں کسی کنوئے میں پانی ہے بہی تو محلہ والے لاٹھی سے آمادہ جنگ ہیں - کہ دوسرے لوگ پانی نہ لے جائیں - یار پیچ تو اب مسلمین کو جو عشاق قطرہ رہا رہتے ہیں کہہ دو کہ آبدست کی جگہ ڈھیلے سے کام لیں - اور اپنی رہی عزت کو مٹی میں ملائیں ؎

دیکھ کر فصل خشک یا حضرت
چہرہ دہقان کا زعفرانی ہے ؎

کہتے ہیں کہ کرکی صاحب اپنی بی بی کو علیحدہ کرنا چاہتے تھے - تو الزام یہ رکھا کہ سال بھر سے شوہر بالکیوں نہیں رکھا - وہی حالت مدرسہ کے کارکنوں کی ہے - رمضان شریف کی تعطیل میں طلبا اپنے اپنے گھر گئے تھے - آخر میں بدقسمتی سے ایک روز کی غیر حاضری ہوئی - جو ایک قسم سے رخصت کا بھی دن ہے - مگر بلحاظ ان بہو کے تحفظ کے ماہوں کا آپ نے کاٹ دیا خدا سمجھا دو تشین صاحب کا بھلا کرے - کہ بارے اس علم کو سلسلہ وار رکھا - ورنہ وہ تو کار سے بعید الوطن بے وقت ہی مر گئے ؎

ایک دوست سیر و گشت کرتے کرتے اپنے کو لڑکے کسی کوچہ میں جو ایک جا نکلے - تو کیا دیکھتے ہیں کہ راستہ میں ایک پرچہ پڑا ہوا ہے - اور شاید پرچہ اس میں یہ مضمون لکھا ہوا تھا - وہ میرے خواجہ کے خبیب میں ہے کہ مبلغ اتنے روپے کے دعوے کا مقدمہ آپ کے وکیل کی وکالت ذریعہ سے عدالت میں میرے فلاں مرید کے اوپر دائر کیا گیا ہے - بندہ آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ براہ دوستانہ کوشش بلیغ کریں کہ آپ وکیل صاحب اس معاملہ میں پہلو تہی سے کام لیں - بعید از احسان کچھ پتہ نہیں چلتا کہ یہ کون سے بزرگ کے کشف و کرامات کا نتیجہ ہے

سہسرام سکول سے دو پرانے ماسٹر دفتر دو سکتہ اسٹران دو سکولوں میں چلتے پھرتے نظر آئے - ان دونوں جگہوں میں تنخواہیں ہیں - بس سکول کمیٹی کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوں - کہ اچھے اچھے استادوں کا اس عہدہ پر تعین کریں - یہ دونوں جگہ سکول کی خالی ہو گئی ہیں - کسی خاص شخص کی تقرری میں اگر دیر ہو گیا - تو طلبہ کو ورد بنا رہے ہیں - مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے - ہم نیک